13205 ـ دنيا آزمائش اور فتنوں كا گھر ہے

سوال

دنيا كيا ہے؟۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دنيا دارالعمل اور آخرت دار جزا ہے، تو مومنوں كو بدلہ جنت اور كافروں كو جہنم كى صورت ميں ملے گا۔

تو جب جنت طيب اور اچھى چيز ہے تو اس ميں داخل بھى وہى ہوگا جو كہ اچھا اور طيب ہوگا اور پھر اللہ تعالى طيب اور پاک صاف ہے تو وہ قبول بھى طيب اور پاک صاف چيز ہى كرتا ہے اسى لئے اللہ تعالى كا اپنے بندوں ميں يہ طريقہ رائج ہے كہ وہ اپنے بندوں كو آزمانے كےلئے مصائب اور فتنہ ميں ڈالتا ہے تاكہ يہ پتہ چل سكے كہ مومن كون اور كافر كون ہے اور جھوٹے اور سچے كے درميان تميز ہوسكے جيسے كہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

"كيا لوگوں نے يہ گمان كرركھا ہے كہ ان كے صرف اس دعوے پر كہ ہم ايمان لائے ہيں ہم انہيں بغير آزمائے ہوئے ہى چھوڑ دينگے؟ ان سے پہلوں كو بھى ہم نے خوب آزمايا تھا يقينا اللہ تعالى انہيں بھى جان لے گا جو سچ كہتے ہيں اور انہيں بھى جو معلوم كرلے گا جو كہ جھوٹے ہيں" العنكبوت1-2

تو كاميابى اور نجات اس وقت تک مكمل نہيں ہوگى جب تک كہ امتحان نہ ہوجائے اور طيب خبيث سے عليحدہ نہ ہوجائے اور مومن اور كافر كا پتہ نہ چل جائے جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

"جس حال پر تم ہو اسى پر اللہ تعالى ايمان والوں كہ نہ چھوڑدے گا جب تک كہ پاک اور ناپاک كو الگ نہ كردے اور نہ ہى اللہ تعالى ايسا ہے كہ تمہيں غيب سے آگاہ كردے گا"آل عمران 179

وہ آزمائش جس سے اللہ تعالى اپنے بندوں كو مبتلا كرتا ہے تاكہ مومن اور كافر كے درميان تميز ہوسكے اس كا ذكر

اس فرمان میں کیا ہے:

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کرینگے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے، اور ان پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تر خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی رحمتیں اور نوازشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں،" البقرۃ 155-157

تو اللہ تعالی بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتا اور صبر کرنے والوں سے محبت کرتا اور انہیں جنت کی خوشخبری دے رہا ہے۔

اور ایسے ہی اللہ تعالی اپنے بندوں کو جہاد کے ساتھ بھی آزماتا ہے فرمان باری تعالی ہے:

"کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ تعالی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟" آل عمرآن142

اور اسی طرح مال واولاد بھی فتنہ ہیں جس میں اللہ تعالی اپنے بندوں کو مبتلا کرتا ہے تاکہ یہ معلوم کرلے کہ کون شکر کرتا اور کون ناشکری کرتے ہوئے ان میں مشغول رہتا ہے فرمان ربانی ہے:

"اور تم اس بات کو جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایک امتحان کی چیز ہیں اور اس بات کو بھی جان لو کہ اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑا اجر ہے" الانفال/28

اللہ تعالی بعض اوقات مصائب اور بعض اوقات نعمتوں کے ساتھ آزمائش میں ڈالتا ہے تا کہ یہ پتہ چل سکے کہ کون شکر گزار اور کون ناشکرا اور کون اطاعت گزار اور کون نافرمان ہے تو پھر انہیں قیامت کے روز بدلہ دے گا –

فرمان ربانی ہے :

" ہم آزمائش کے لئے ہر ایک کو برائی اور بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے " الانبیاء / 35

اور پھر یہ آزمائش بھی ایمان کے اعتبار سے ہوتی ہے تو لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی پھر اسے کم درجے کی پھر اس سے کم والے کی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

" مجھے اتنا تیز بخار ہوتا ہے جتنا کہ دو آدمیوں کو ہوتا ہے " صحیح بخاری حدیث نمبر 5648

اللہ تعالی اپنے کو کئ قسم کی آزمائش میں ڈالتا ہے ۔

بعض اوقات تو انہیں مصائب وآلام اور فتنے میں ڈال کر امتحان لیتا ہے تا کہ مومن اور کافر اور اطاعت گزار اور نافرمان اور شکر گزار اور ناشکرے کا پتہ چل سکے ۔

اور بعض اوقات جب اس کے بندے نافرمانی کرتے ہیں تو وہ اپنے بندوں کو مصائب میں مبتلا کر کے انہیں سکھاتا ہے تا کہ وہ اس نافرمانی سے باز آ جائیں ۔

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

" تمہیں جو کچھ بھی مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو سب باتوں سے تو درگزر فرما دیتا ہے " الشوری / 30

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

" اور ہم نے انہیں عذاب میں بھی پکڑا تاہم یہ لوگ نہ اپنے رب کے سامنے جھکے اور نہ ہی انہوں نے عاجزی اختیار کی " المومن / 76

اللہ تعالی اپنے بندوں پر بہت زیادہ رحیم ہے اور امت پر بار بار آزمائش لاتا ہے تا کہ وہ واپس لوٹ آئے اور گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں کو ترک کر دے تا کہ اللہ تعالی انہیں بخش دے ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

" اور کیا ان کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنسے رہتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے اور نہ ہی نصیحت قبول کرتے ہیں " التوبہ / 126

اور اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ وہ گناہوں کی سزا دنیا میں ہی دیتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ لوگ تزکیہ نفس کر لیں اور موت سے پہلے پہلے اللہ کی طرف رجوع کر لیں –

" اور یقینا ہم انہیں قریب کے اور چھوٹے عذاب کے علاوہ چکھائیں گے تا کہ وہ لوٹ آئیں " سجدہ / 21

اور بعض اوقات اللہ تعالی اپنے بندوں کو مصائب میں اس لئے مبتلا کرتا ہے کہ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی برائیاں ختم کرے، جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(کسی بھی مسلمان کو کوئی تکلیف اور بیماری غم اور پریشانی وافسوس حتی کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی بناء پر اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر 5641 صحیح مسلم .